دارالافتاء

عزیز زبیدی، واربرٹن

الحرب خدعة۔ اسلامی انتخاب، عورت کی نمائندگی

ضلع ساہی وال سے ایک صاحب لکھتے ہیں۔

۱۔ الحرب خدعة کے کیا معنی ہیں۔ حرب سے کیا مراد ہے اور خدعة کسے کہتے ہیں۔ الیکشن کے دنوں میں جو جو فریب دیے جاتے ہیں، کیا وہ بھی اس کے تحت آتے ہیں؟

۲۔ ماہنامہ محدث میں آپ کے مضامین سے اندازہ ہوتا ہے کہ انتخابات کا یہ مروجہ طریق کار غلط ہے، تو پھر صحیح کیا ہے؟ یہ واضح نہیں ہوتا۔ فرمائیں وہ کیا ہے؟

۳۔ کیا اسلام میں اس امر کی گنجائش ہے کہ عورت اپنے حلقہ کی نمائندگی کرے؟ یا ایک امیدوار کی حیثیت سے وہ الیکشن لڑے؟ (مختصراً)

الجواب

۱۔ **الحرب خدعة**۔ بخاری وغیرہ میں یہ حدیث آئی ہے، بقول واقدی حضورؐ نے یہ بات سب سے پہلے غزوہ خندق میں فرمائی تھی۔

ذکر الواقدی ان اول ما قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الحرب خدعة فی غزوة الخندق (فتح الباری)

اَلْحَرْبُ جنگ اور لڑائی شجاع، بہادر، جنگ جو۔ اَلْحَرَبُ لڑائی میں کسی سے مال چھیننے، تباہی، ہلاکت، خرابی۔ الحربة نیزہ، برچھی، برچھا، برچھا مارنا، مال چھیننا، فساد دین اور الحِرْبَةُ شکل اور ہیئت جنگ کا نام ہے۔

اَلْخُدْعَةُ۔ دھوکا، فریب، تدبیر، دھوکا دینا، کم ہونا، بازار کا ٹھنڈا پڑنا، اس کا رائج ہونا، مختلف ہونا، کپڑے کو تہ کرنا، سورج کا ڈوبنا، عطیہ دینے سے رکنا، وغیرہ اس کے معنی ہیں جو اس کے مختلف استعمالات سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لیے "اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ" کے معنی بھی متعدد ہوگئے۔ یہاں یہ معنی بنتے ہیں۔

(۱) الحرب خدعة لڑائی دھوکے کی ٹٹی ہے۔ جنگ سرتاپا فریب اور دھوکا ہے۔ یعنی کچھ پتہ

نہیں چلتا کہ کیا پلٹا کھائے گی، فتح یا شکست؟ گویا کہ: اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ اَلْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالٌ (رواہ البخاری عن ابی سفیان) یعنی ہم میں اور اس رسولِ خدا میں لڑائی ڈولوں کی طرح ہے یعنی کبھی ہم غالب ہوتے ہیں اور کبھی وہ — کی تصویر کا ایک رُخ اور پہلو ہے۔

ع۲ الحرب خدعة لڑائی دھوکا ہے، یعنی اس میں لوگ سبھی کچھ کر گزرتے ہیں، فریب دیتے ہیں، مکر کرتے ہیں، داؤ پیچ لڑاتے ہیں، دکھاتے کچھ ہیں کرتے کچھ ہیں۔ گویا کہ یہ دونوں (ملاء ۲) صورتیں اخبار ہیں تشریع اور تجویز نہیں ہیں، یعنی حضورؐ نے دنیا کا یہ ایک عام معمول بتایا ہے کہ لوگ یوں بھی کرتے ہیں۔

ع۳ الحرب خدعة لڑائی ایک تدبیر اور چال کا نام ہے۔ یعنی اصل میں جنگ صرف جرأت یا جنگی ساز و سامان کا نام نہیں ہے بلکہ اس کا دارومدار جنگی تدبیر، حکمتِ عملی اور تدبیر پر ہے چنانچہ یہ ایک ضرب المثل ہے۔

انفاذ الرای انفع من الطعن والضرب (المقاصد الحسنة للسخاوی)

یعنی حکمتِ عملی سے مات دینا، گردنیں اڑانے سے زیادہ نافع ہوتا ہے۔

المماكرة فی الحرب انفع من المكاثرة (المقاصد الحسنة)

یعنی لڑائی میں حیلہ اور تدبیر بھیڑ سے زیادہ نافع بات ہے۔

اذا لم تغلب فاخْلُبْ (ایضاً)

یعنی جب (جنگ میں) غالب نہ ہو سکے تو پھر باتیں بنا کر کام چلاؤ۔

حافظ ابنِ حجرؒ نے جنگی حکمتِ عملی اور تدبیر کے معنی پسند کیے ہیں۔

وفی الحدیث الاشارة الی استعمال الرای فی الحرب بل الاحتیاج الیه آكد من الشجاعة .... قال ابن المنير: معنی الحرب خدعة ای الحرب الجيدة لصاحبها الكاملة فی مقصودها انما هی المخادعة لا المواجهة وذلك لخطر المواجهة وحصول الظفر مع المخادعة بغير خطر (فتح الباری باب الحرب خدعة)

ع۴ خدعة کے ایک معنی "توریہ" بھی کیے گئے ہیں، یعنی ذو معنی بات کی جائے، جیسا کہ جنگوں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معمول تھا۔

قال کعب: ولم يكن يريد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم غزوة الا ورّی بغيرها (رواہ البخاری)

باقی رہا یہ مسئلہ کہ جنگوں میں صریح جھوٹ اور کھلم کھلا دھوکا جائز ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے، اکثریت کے نزدیک یہ سبھی کچھ جائز ہے، کیونکہ غلبۂ حق کے لیے جب گردنیں اڑائی جا سکتی ہیں تو جھوٹ بہر حال اس سے بڑھ کر سنگین بات نہیں ہے، جھوٹ سے غرض کسی کا حق مارنا اور اپنی زیادتی پر پردہ ڈالنا ہی ہوتی ہے، جنگ میں تو ع رہے بانس نہ بجے بانسری۔ والی بات بن جاتی ہے کہ: خود حق دار ہی غائب کر دیے جاتے ہیں۔ مگر یہ ایک آخری جائزہ کار کی بات ہے تاہم اس کا ایک ممکن پہلو تو ہے ہی۔

ایک جماعت کا یہ نظریہ ہے کہ: تعریض تو جائز ہے، صریح جھوٹ جائز نہیں ہے۔

قال ابن بطال: سألت بعض مشائخي عن معنى هذا الحديث: فقال الكذب المباح في الحرب ما يكون من المعاريض لا التصريح بالتامين مثلاً (فتح الباري)

راقم الحروف کے نزدیک گو اضطرار کی صورت میں اصولی حد تک صریح جھوٹ کی اجازت ہے مگر اسلاف نے اس گنجائش سے بھی کبھی استفادہ نہیں کیا، خاص کر رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کا دامن اس سے بالکلیہ پاک رہا۔

الیکشن گو مقابلہ کی ایک صورت ہے تاہم معروف معنوں میں یہ جنگ بھی نہیں ہے۔ اس لیے ہم اس میں صریح جھوٹ کے لیے کوئی گنجائش نہیں پاتے۔ مثلاً اسلام اور سوشلزم کے سلسلے کے انتخابات میں گو اسلام اور سوشلزم کے مابین مقابلہ ہے مگر یہ استصواب کی صورت ہے، خانہ جنگی کی شکل نہیں ہے۔

انتخابات کا اسلامی طریقہ۔ آپ نے یہ سوال کر کے ایک عجیب بحث چھیڑ دی ہے۔ عجیب اس لیے کہ دورِ حاضر میں اس کا جواب بھی عجیب تر ہے، ہم سب نے جس ماحول میں آنکھیں کھولی ہیں، وہ ہمارے جواب کے لیے بھی بالکل ناسازگار ہے۔ غالباً قارئین بھی ایسا ہی محسوس کریں گے۔

عوامی انتخاب۔ دورِ حاضر کا انتخاب (۱) مبنی بر تکلف خفیہ پرچی (بیلٹ پیپر) (۲) تحزب اور (۳) عوام کے عامیانہ انتخاب کا دور کہلاتا ہے۔

خفیہ پرچی۔ خفیہ پرچی سے غرض ایسے با ضمیر اور معاملہ فہم ووٹر کی آزادانہ رائے کا استعمال ہے۔ جو خارجی عوامل کے دباؤ سے آزاد ہوتے ہیں! لیکن افسوس یہاں یہ راز، راز بھی نہیں رہتا۔ بلکہ اس مصنوعی صیغۂ راز کی آڑ میں جو بدکاری راہ پا جاتی ہے وہ اس راز کی پاکیزگی